چھالے سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13060

تاریخ اجراء:07 ربیع الثانی 1445 ھ/23 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہاتھ کی ہتھیلیوں میں جو پانی والے دانے نکل آتے ہیں، ان میں تھوڑا سا سفید پانی ہوتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے اس سفید پانی سے وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں اور یہ نجاستِ غلیظہ ہو گا یا خفیفہ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر یہ دانے پھٹ جائیں اور ان میں موجود پانی نکل کر بہے تو اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ پانی نجاستِ غلیظہ ہو گا کہ انسانی بدن سے نکلنے والی ایسی چیز جس سے وضو یا غسل ضروری ہو، وہ نجاستِ غلیظہ ہے۔ہاں اگر یہ پانی دانوں ہی میں موجود رہے، باہر نہ نکلے یا پھر پانی کی بوند تو چمکے لیکن بہنے کا عمل نہ پایا جائے تو نہ اس سے وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی یہ ناپاک قرار پائے گا۔

منیۃ المصلی، ہدایہ، ھندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے:"نفطة قشرت فسال منها ماء او دم او صديد ان سال عن راس الجرح نقض وان لم يسل لا ينقضه "یعنی آبلہ کا پوست ہٹا دیا گیا، تو اس سے پانی، خون یا پیپ بہا، تو اگر یہ سرِ زخم سے بہا، تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر نہ بہا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔(منیۃ المصلی مع غنیۃ التملی، صفحہ 250، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "ماء" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"والظاهر المتبادر من ماء النفطة وهو الدم الذی نضج فرق فاشبه الماء "یعنی اس سے ظاہر و متبادر آبلہ کا پانی ہے اور یہ وہ خون ہے جو پک کر رقیق ہو گیا، تو پانی جیسا بن گیا۔(ت)(فتاوی رضویہ، جلد 1۔الف، صفحہ 484، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"چھالا نوچ ڈالا، اگر اس میں کا پانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں"(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 305، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

البحر الرائق میں ہے:”کل مایخرج من بدن الانسان مما یوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ کالغائط والبول والمني والمذي والودي والقیح والصدید“یعنی بدنِ انسانی سے نکلنے والی ہر وہ چیز جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرے، تو وہ نجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، پیپ اور کچ لہو۔ (البحر الرائق، جلد1، صفحہ242، مطبوعہ:بیروت)

امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”خون وریم اس کے باطن سے تجاوز کر کے اس کے منہ پر رہ جائے، منہ سے اصلاً تجاوز نہ کرے کہ وہ جب تک دانوں یا آبلوں کے دائرے میں ہیں، اپنی ہی جگہ پر گنے جائیں گے اگرچہ آبلے کے جرم میں حرکت کریں۔ یہ صورت بالاجماع ناقضِ وضو نہیں، نہ اس خون وریم کے لئے حکم ناپاکی ہے کہ مذہبِ صحیح و معتمد میں جو حدث نہیں وہ نجس بھی نہیں“ (فتاوی رضویہ، جلد1۔الف، صفحہ370، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم